Regd NO L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل لاہور

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۳	۲۹ شہادت ۱۳۲۸ ھش	۲۹ اپریل ۱۹۴۹ء	نمبر ۹۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۸ شہادت:- حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ تین دن سے آنکھوں پر کسی بیماری کا حملہ ہوا ہے جس کی وجہ سے آنکھوں میں سخت تکلیف ہے۔ بینائی پر بھی اثر ہے۔ شدید درد ہے۔ تین دن بیماری کو ہو گئے ہیں کوئی فرق نہیں ہوا۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں:-

—— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق اطلاع ہے۔ کہ ضعف بہت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں:-

—— محترم نواب عبد اللہ خاں صاحب کے متعلق اطلاع ملی ہے۔ کہ طبیعت میں دو تین روز سے کوئی ترقی نہیں ہوئی۔ بلکہ کچھ کمزوری کی طرف مائل ہے۔ بخار وغیرہ اتنا ہی ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں۔

پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کے حصے کا مطالبہ

کراچی ۲۸ اپریل:- آج پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کا سالانہ اجلاس پاکستان کے گورنر جنرل والا حضرت الحاج خواجہ ناظم الدین کی صدارت میں شروع ہوا۔ اپنی صدارتی تقریر میں والا حضرت نے ہندوستان کے اس رویے پر افسوس ظاہر کیا کہ اس نے پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کا مالی حصہ جو اسے اثاثے میں سے ملنا چاہیئے تھا۔ ابھی تک ادا نہیں کیا۔ حالانکہ فیصلے کے مطابق موعودہ میعاد گزر چکی ہے۔ آپ نے حکومت ہندوستان سے توقع کی ہے۔ کہ وہ اس انسانیت پرور کام میں مزید تاخیر سے کام نہ لے گی۔ والا حضرت نے یہ بتلانے کے بعد کہ اب یہ سوسائٹی بین الاقوامی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ بیرونی سوسائٹیوں کا شکریہ ادا کیا۔ خاص کر برطانوی ریڈ کراس سوسائٹی کا کہ اس نے پچھلے دنوں مہاجرین پاکستان کی بہت مدد کی تھی:-

ہندوستان کو مال بھیجنے میں سہولتیں

لاہور ۲۸ اپریل:- ریلوے کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ۲۳ اپریل کے اعلان کے بعد ہندوستان کو مال بھیجنے میں زیادہ سہولتیں دی جا سکتی ہیں ۲۲ اپریل سے پہلے چھکڑوں میں مگلی کو کلہ تمام راستوں سے آزادانہ بھیجا جا سکے گا۔ ۲۳ اپریل سے ہر قسم کا سامان بھیجا جا سکے گا۔ ۲۳ اپریل سے اٹاری کے راستے چوتھے۔ پانچویں اور چھٹے درجے کی ترجیحی کلاسوں کی بکنگ جاری کر دی گئی ہے۔ اور ۲۷ اپریل سے گنڈا سنگھ والا کے راستے دوسرے اور تیسرے درجے کی ترجیحی کلاسوں کی بکنگ جاری کر دی گئی ہے۔

سات سو روپے میں مکان!

کراچی ۲۸ اپریل:- کراچی میں متوسط درجے کے لوگ اب سات سو روپے میں مکان حاصل کر سکیں گے۔ اس مکان کا رقبہ ۳۳۳ مربع فٹ ہوگا۔ دو کمرے۔ باورچی خانہ غسل خانہ۔ برآمدہ۔ سٹور اور صحن اس کی مکانیت ہوگی۔ یہ مکان موصل اینڈ کمپنی تیار کر رہی ہے

اس برطانوی فرم کا کہنا ہے۔ کہ وہ چھ ہفتے میں ایسے ایک ہزار مکان تعمیر کر سکے گی۔ ایک سوال کے جواب میں فرم کے منیجر نے بتایا۔ کہ یہ واٹر پروف اور فائر پروف ملبہ کم از کم دس سال تک چل سکے گا۔ (رائٹر)

قبائلی علاقوں کو پاکستان اور دوسرے ترقی یافتہ ممالک جیسا بنانے کی سکیم

پاکستان شروع ہی سے ایسی دوررس پالیسی وضع کرنے کی فکر میں ہے

لاہور ۲۸ اپریل:- آج پاکستان کے وزیر خزانہ آنریبل مسٹر غلام محمد نے کہا پاکستان عوام کے معیارِ زندگی کو بلند کرنے اور اپنے تمدن و ثقافت کے مطابق آزادی سے فارغ البالی سے زندگی بسر کرنے کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ تاکہ ہر محنت کش کو اس کی محنت کا ثمرہ ملے اور دولت کی زیادہ مناسب اور بہترین تقسیم سے۔ دولت پیدا کر سکنے کی صلاحیت رکھنے والوں کو بہتر موقع میسر ہو سکے۔ لیکن یہ کوئی آسان کام نہیں۔ اس کے لئے اہل علم حضرات کو اپنی زندگیاں وقف کرنا ہوں گی یہ خطاب آپ نے آل پاکستان اکنامکس کانفرنس میں فرمایا۔

آپ نے فرمایا۔ سلم دنیا کی طرح پاکستان کو بھی بڑھتی ہوئی آبادی اور پیداوار کی قلت کا مرحلہ درپیش ہے۔ اس کے لئے کسی خاص ملک کی تقلید کی بجائے اپنی ضروریات کے مطابق خود ہی صورت حالات کا حل نکالنا بہتر ہوگا۔ اور یہ کام ماہرین اقتصادیات ہی انجام دے سکتے ہیں:-

آپ نے زرعی اور صنعتی ترقی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ ہمارے سائنسدانوں اور ماہرین معاشیات کو ایسے ذرائع سوچنے چاہیئں۔ جن سے ملک کی ہر قسم کی پیداوار کو بڑھایا جا سکے۔ آپ نے اپنی تقریر میں صوبہ سرحد سے ملحقہ قبائلی علاقوں اور بلوچستان کے قبائلی علاقوں کی اقتصادی ترقی کی طرف خاص طور پر توجہ دلاتے ہوئے کہا۔ حکومت پاکستان کو شروع ہی سے قبائلی بھائیوں کی بہتری کا احساس ہے۔ کہ کوئی ایسی دوررس اقتصادی پالیسی وضع کی جائے۔ جو انہیں پاکستان اور ترقی یافتہ ممالک کی صف میں لا کھڑا کرے۔

تقریر کے آخر میں وزیر خزانہ نے سائنسدان اور ماہرین معاشیات پیدا کرنے پر زور دیا۔ اور کہا یہی وہ لوگ ہیں جو ملک کے اقتصادی و معاشی نظم و نسق کو قائم رکھ سکتے ہیں۔ یہ کانفرنس ابھی دو دن اور جاری رہے گی۔ (سٹاف رپورٹر)

کشمیر کمیشن کی آخری شرائط

راولپنڈی ۲۸ اپریل:- اتحادی قوموں کے کشمیر کمیشن نے آج دونوں مملکتوں کو بیک وقت آخری شرائط صلح پیش کر دی ہیں۔ اور دونوں حکومتوں سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر ان کا جواب دیدیں پاکستان کے نمائندے کو کشمیر کمیشن کے نائب صدر مسٹر میکسٹی نے آج راولپنڈی میں اور ہندوستان کے نمائندے مسٹر آئنگر کو نئی دہلی میں مسٹر الفریڈ لوزانو نے یہ شرائط دیں۔ ان شرائط میں یہ وضاحت کی گئی ہے۔ کہ فوجیں کس حساب سے ہٹائی جائیں گی۔ اور ایک درمیانی سرحد بھی مقرر کی ہے۔ یہ سرحد ان علاقوں کے درمیان ہے۔ جہاں جنگ بند کرنے کے دن ہندوستان و پاکستان کی فوجیں تھیں:-

پبلک چیمبر آف کامرس کا اجلاس خاص

لاہور ۲۸ اپریل:- آج زرعی پیلس لاہور ریڈ ڈاکٹر عبد العزیز فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی صدارت میں پبلک چیمبر آف کامرس کا جنرل اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں اس کے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔ ملک عبد الرحمن صدر۔ مرزا منیر احمد صاحب نائب صدر۔ مولوی بہاء الحق صاحب جنرل سیکرٹری اور بشارت ضیاء صاحب فنانشل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ (سٹاف رپورٹر)

یورپ کو ایک ارب تیرہ کروڑ ڈالر کا فوجی سامان مہیا کیا جائے گا

وزیر خارجہ امریکہ مسٹر ڈین ایچی سن کا بیان

واشنگٹن ۲۸ اپریل:- امریکہ کے وزیر خارجہ نے آج کانگرس سے کہا۔ کہ وہ معاہدہ اوقیانوس اور امریکہ کے فوجی امداد کے پروگرام کی تصدیق کر دے۔ آپ نے کہا روس نے طاقت کے استعمال اور دھمکی سے جس طرح مشرقی یورپ کے حق خود ارادیت کو کچلا ہے۔ اس سے یورپ میں ایسا احساس پیدا ہو گیا ہے۔ کہ کوئی ملک روس سے محفوظ نہیں۔ امریکی وزیر خارجہ نے کہا مشرقی ممالک کے علاوہ دوسرے ممالک میں کمیونسٹ پارٹیاں پراپیگنڈے سے بین الاقوامی معاشی تعاون کو روک رہی ہیں۔ اور بعض جگہ انہوں نے تشدد بھی کیا ہے۔ اگر ہم ان ملکوں کی آزادی کی ضمانت دیں۔ تو ہمیں ان پر روسی قبضہ کو روکنے کی تدابیر اختیار کریں:-

آپ نے کہا معاہدہ اوقیانوس اور فوجی امداد کے پروگرام پر الگ الگ غور کیجئے۔ فوجی امداد کے سلسلے میں صدر ٹرومین عنقریب آپ سے ایک ارب تیرہ کروڑ ڈالر کی منظوری طلب کریں گے۔ (بی بی سی)

پاکستان فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس

مسٹر جسٹس عبد الرشید ہونگے

کراچی ۲۸ اپریل:- لاہور ہائی کورٹ چیف جسٹس مسٹر عبد الرشید کے فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس کے عہدے پر تعین کا اعلان اس ہفتہ کے آخر میں ہو جائے گا۔ یہ حکم پاکستان کے گورنر جنرل کے دستخطوں سے جاری ہوگا۔

اس وقت فیڈرل کورٹ کے لئے تین اپیلیں موجود ہیں اور توقع کی جاتی ہیں۔ کہ جونہی یہ عدالت اپنا کام شروع کر دیگی مزید اپیلیں دائر ہو جائیں گی۔ ابھی تک عدالت کے ہیڈ کوارٹر کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ البتہ ایک تجویز لاہور کے متعلق ضرور ہے

لندن ۲۸ اپریل:- کل یہاں آئرش لیڈر ڈی ولیرا ... وزیر اعظم پاکستان ... کانفرنس میں ...

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

اعلان اخراج از جماعت و مقاطعہ

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

تمام جماعت کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ عبداللطیف بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ولد ڈاکٹر عطر الدین صاحب درویش قادیان جن کو جماعت کے خرچ پر وقف زندگی کی وجہ سے بی۔ ٹی کروایا گیا تھا۔ اور افریقہ کے احمدیہ کالج کے لئے تجویز کیا گیا تھا۔ انہوں نے وقف توڑ دیا ہے اور وہ بے حیائی سے ایک شیطانی خواب کی بنا پر اسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اجازت سے مبارک قرار دیتے ہیں۔ انہیں اس غیر مومنانہ حرکت اور غداری کی وجہ سے جماعت احمدیہ سے اخراج اور مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ کسی احمدی کو ان سے سلام و کلام کی اجازت نہ ہوگی۔

خاکسار مرزا محمود احمد

ہندوستان کو نظام حکومت چلانے کے لئے ابھی برطانوی مدد کی ضرورت ہے

ہندوستان کی رائے عامہ

نیویارک ۲۷ اپریل۔ "ہیرلڈ ٹربیون" کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ کہ نئی دہلی میں بہت سے ہندوستانی نہایت توجہ کے ساتھ لندن کے مباحثوں کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ ہندوستانی اخباروں میں اس سلسلہ میں ہندوستان کے تمام آدمیوں کے خیالات کے متعلق بہت کم لکھا گیا ہے۔ دیہاتوں میں ہندوستانیوں کی اکثریت دولت مشترکہ کے تعلقات کی قسم کے مسائل پر کوئی رائے نہیں رکھتی۔ اور اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے کبھی دولت مشترکہ کا نام بھی نہیں سنا۔ حتیٰ کہ شہروں میں بھی اوسط درجہ کا تمام آدمی آپ کو یہی جواب دے گا۔ کہ وہ اپنی معاش کمانے میں اتنا مصروف ہے۔ کہ وہ سیاست کے متعلق کچھ نہیں سوچ سکتا۔

نئی دہلی کے قرب وجوار میں اچھے کھاتے پیتے لوگوں کی رائے معلوم کی گئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ "برطانیہ کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات کے مسئلہ پر کافی غور کیا جا چکا ہے۔ نوے فی صدی آدمیوں سے جن سے ملاقات کی گئی۔ یہ ہی کہا۔ کہ ہندوستان کو دولت مشترکہ میں رہنا چاہیئے۔ اور کم از کم اس وقت تک کہ ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں۔

ایک سرکاری کلرک نے بتایا۔ "ہم کو نظام حکومت چلانے کے لئے برطانیہ کی اور ہدایات درکار ہیں۔ یقیناً ہم آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ لیکن ہم کو ابھی تک وقت نہیں مل سکا ہے۔ کہ ہم یہ سیکھیں۔ کہ کام کس طرح چلایا جاتا ہے۔"

پاکستان سے آئے ہوئے ایک پناہ گزین کا لہجہ ذرا سخت تھا۔ یہ پناہ گزین پاکستان میں فرنیچر کی ایک بڑی دکان چھوڑ کر آیا ہے۔ اور یہاں چھوٹی سی دکان کا مالک ہے۔ اس نے کہا۔ "حکومت نے پناہ گزینوں کے لئے اتنا کم کیا ہے۔ کہ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ وہ کس طرح پورے ملک کا نظام خود چلا لیں گے۔ ہم کو اب بھی برطانیہ کی امداد کی ضرورت ہے۔ اور یہ ہم کو اسی وقت تک نہیں مل سکتی۔ جب تک کہ ہم دولت مشترکہ میں نہ رہیں۔"

ایک نوجوان وکیل نے دریافت کیا۔ "اس سے کیا اثر پڑتا ہے۔ اگر ہم بادشاہ کے ساتھ کچھ رسمی وفاداری رکھیں۔ یہ محض الفاظ ہیں۔ اور ان کے بدلے میں ہم ٹیکنیکل ماہرین اور روپیہ حاصل کر سکتے ہیں۔ جس کی ہمیں ہندوستان کو ایک زبردست ملک بنانے کے لئے ضرورت ہے۔" (استار)

مسلم لیگ کے کارکنوں کے لئے عہد نامہ

صدر مغربی پنجاب مسلم لیگ کا بیان

لاہور ۲۸ اپریل۔ میاں عبدالباری صدر مغربی پنجاب مسلم لیگ نے حسب ذیل بیان جاری کیا ہے۔

موجودہ انتشار کو درست کرنے کے لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ صوبہ مسلم لیگ۔ پنجاب کے ایسے کارکنوں کو منتخب کیا جائے۔ جو حسب ذیل عہد کر کے اس کا ایفا کریں۔

پنجاب میں جو اشخاص جو مندرجہ ذیل عہد نامہ پر دستخط کر کے بصمیم قلب اس کی پابندی کا ارادہ رکھتے ہوں اپنے دستخط ثبت کر کے دفتر مسلم لیگ میں مجھے بھیجدیں۔ کیونکہ نئی ممبر سازی بہت جلد شروع کی جائیگی۔ کونسل صوبہ مسلم لیگ اور شہر اور ڈسٹرکٹ لیگوں کے کونسلروں کو اس عہد نامہ کے مرتب کردہ فارم بھیجے گئے ہیں۔ جو اصحاب کونسل کے ممبر نہیں یا جن کو فارم موصول نہ ہوں اور مسلم لیگ کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس عہد نامہ پر دستخط کر کے اس پر عمل کرنے کو تیار ہیں۔ ان کو میں دعوت دیتا ہوں کہ وہ جلد از جلد عہد نامہ پر دستخط کر کے دفتر صوبہ مسلم لیگ میں بھیجدیں۔ کام بہت زیادہ ہے اس لئے خصوصی کارکنوں کی بہت بڑی تعداد مطلوب ہے۔

نئی مجلس عاملہ صوبہ مسلم لیگ ان کونسل حضرات میں سے نامزد کی جائے گی۔ جن کے فارم ۱۲ مئی ۱۹۴۹ء تک صوبہ مسلم لیگ میں پہنچ جائیں گے۔

عہد نامہ

میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر عہد کرتا ہوں۔ (۱) فرائض اسلامی بجا لاؤنگا۔ (۲) قومی فرائض کو ذاتی مشاغل پر ترجیح دونگا۔ یعنی صدر اور مجلس عاملہ صوبہ مسلم لیگ پنجاب نے مسلم لیگ کا جو کام تفویض کریں گے۔ اس میں مطلوبہ وقت دونگا۔ فرض شناس رہونگا۔ (۳) حسب استطاعت مسلم لیگ کی مالی امداد کرونگا۔ (۴) پوری طرح دیانتدار رہونگا۔ (۵) کونسل صوبہ مسلم لیگ کی اکثریت جو فیصلہ کرے۔ اس کی تعمیل فالفور اطاعت کرونگا۔

مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے سالانہ امتحان کے نتائج

مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کی بعض جماعتوں کا سالانہ امتحان پنجاب یونیورسٹی یا مجلس تعلیم لیتی ہے۔ باقی جماعتوں کا امتحان ادارہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس سال یہ امتحان اپریل کے ابتداء میں شروع ہوا۔ نتیجہ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ جماعت اول میں عبدالرحمن صاحب سیلونی ۶۶۶/۷۰۰ نمبر لیکر اول رہے ہیں۔ انہیں اس شاندار کامیابی پر جامعہ کی طرف سے ایک انعامی تمغہ پیش کیا جا رہا ہے۔ جماعت دوم میں محمد اسلم صاحب کشمیری ۵۶۰/۷۵۰ نمبر لے کر اول رہے ہیں۔ طلباء جماعت سوئم میں سے محمد سلطان صاحب اکبر نے ۵۹۹/۸۰۰ نمبر اور درجہ اولیٰ کے طلباء میں سے عبدالکریم خان صاحب کاٹھ گڑھی نے ۵۶۰/۷۰۰ نمبر حاصل کئے ہیں۔ اور اپنی اپنی جماعت میں اول رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اور دوسرے کامیاب طلبہ کو کامیابی مبارک کرے۔ آمین۔ ابوالعطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر۔

بقیہ صفحہ ۳

انہوں نے اپنی پرانی عادت کے مطابق وہ شذرہ شائع کر دیا ہے۔ جس کا عنوان یہ ہے کہ "کس بڑے افسر نے سہارا دیا؟" ممکن تھا کہ اگر ہماری نصیحت پہلے پڑھ لیتے۔ اور ہماری بات پر غور کر لیتے۔ تو اس شذرہ کو کاٹ دیتے۔ مگر اب تیر کمان سے نکل چکا ہے۔ جو بھی اس کو پڑھے گا ہنس دے گا۔ کچھ حصہ ناظرین الفضل کی ضیافت طبع کے لئے درج ذیل ہے۔

"مولانا لال حسین اختر صاحب انہی دنوں جب ربوہ میں مرزائیوں کی کانفرنس ہو رہی تھی چنیوٹ تشریف لے گئے تھے۔ ایک جلسہ میں تقریر کرنے کے بعد جب وہ واپس آ رہے تھے۔ تو اس گاڑی میں کچھ مرزائی حضرات بھی تھے (جو مولانا لال حسین اختر سے روشناس نہ تھے) وہ بڑے طمطراق سے ربوہ کی داستانیں سنا رہے تھے سلسلہ گفتگو میں ایک زیادہ معتبر مرزائی نے کہا کہ ہم نے خلیفہ صاحب سے عرض کیا تھا کہ یہ احراری اور بعض اسلامی اخبارات سخت مخالفت کر رہے ہیں۔ ان کا کچھ بندوبست فرمایئے تو خلیفہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ان کا بہت جلد بندوبست ہو جائیگا ایک بڑے افسر نے وعدہ فرمایا ہے۔ سب ٹھیک ٹھاک ہو جائے گا۔"

ہم مدیر آزاد "جناب سید عطاء اللہ مخدوم صاحب ایم۔ اے" سے ان کی ڈگری کا ہی واسطہ دے کر پوچھتے ہیں کہ وہ سوچ سمجھ کر فرمائیں۔ کہ کیا آج کے پاکستان میں کوئی لکھا پڑھا مسلمان ایسا ہو سکتا ہے۔ جو اس شذرہ کی طرز تحریر میں "احراری پن" کی خام بو باس نہ سونگھ سکتا ہو۔ شذرہ نگار صاحب نے خواہ مخواہ بیچارے لال حسین صاحب اختر کو راوی بنایا۔ یہ شذرہ ان کے فن کاذب کا انتہائی "افتراپردازی" کی سخت تنگ ہے۔ ایک مبتدی نامہ نگار کی ابتدائی مشق کو ایک پرانے استاد کامل الفن کے نام سے منسوب کرنا۔ اس کے ساتھ سخت بے انصافی ہے۔ اس سے تو بہتر ہوتا کہ "لال بجھکڑ" کو راوی بنا لیا جاتا۔ نفس مضمون کے لحاظ سے تو کوئی فرق نہ پڑتا۔ اور جو اثر اس روایت کا پڑنا ہے۔ وہ بھی اسی طرح پڑتا۔ جس طرح کہ اب پڑنے کی امید ہے لیکن ایک استاد فن کار تو بدنامی سے بچ جاتا۔

ہم احراری دوستوں سے پھر عرض کرتے ہیں۔ کہ اگر آپ واقعی "مرزائیت" کی بیخ کنی کرنا چاہتے ہیں۔ تو ایسے غلط طریقے اب چھوڑ دیں۔ ان کا اثر الٹا پڑ رہا ہے۔ "مرزائیت" دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ آخر میں ہم ایک اور بات بھی عرض کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ مجلس احرار صحیح معنوں میں مرزائیت کی بیخ کنی کا ایک تبلیغی ادارہ بن جائے۔ تو اسکو "احراری پن" سے بالکل پاک و صاف کر دینا پڑے گا۔

روزنامہ
الفضل
۲۹ اپریل ۱۹۵۱ء

اسلام کو موجودہ عیسائیت سے بھی معرکہ کرنا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب پہلے پہل دنیا کو بتایا کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام نہ تو صلیب پر فوت ہوئے تھے۔ اور نہ آسمان پر مقیم ہیں۔ اور نہ آسمان سے اتریں گے تو مدتوں تک صرف اس بناء پر آپ کے خلاف سخت شور و غوغا بپا ہوتا رہا۔ آپ کو نہ صرف گالیاں ہی دی گئیں۔ بلکہ آپ پر اینٹوں اور پتھروں کی بوچھاڑ کی گئی۔ بڑے بڑے علمائے دین نے آپ کے خلاف سخت سے سخت کلمات فرمائے۔ ٹریکٹ لکھے اور اخباروں میں مضامین شائع کئے گئے۔ دنیا جہان کے فتوے لگائے۔ نہ صرف مسلمان علماء ہی نے ایسا کیا بلکہ ان سے بھی بڑھ کر عیسائی پادریوں نے آپ کی مخالفت کی۔ اور اس معاملہ میں مسلمان علماء سے مل کر ہر طرح سے حضور علیہ السلام کو تکلیف دینے کی کوشش کی۔ آپ کے خلاف جھوٹے مقدمات بنائے۔ حکومت کو اکسانے میں بھی کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔

الغرض جو کچھ بھی کسی سے ہو سکا۔ اس نے کیا۔ مگر اس خدا کے پیارے نے ہمت نہ ہاری تمام تکالیف برداشت کیں۔ تمسخر اور استہزاء سہا۔ گالیاں سب و شتم سب کچھ سنا۔ مگر قرآن کریم۔ احادیث نبوی اناجیل سے روز روشن کی طرح ثابت کر دیا۔ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام صلیب پر سے زندہ اتار لئے گئے تھے۔ اور اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں فلسطین سے مشرقی ممالک کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ اور بالآخر ربوہ ذات قرار و معین وادی کشمیر میں پہنچ کر خدا کا پیغام سناتے رہے۔ اور یہیں طبعی موت سے فوت ہوئے۔ اور سرینگر میں دفن کئے گئے۔ جہاں اب تک ان کا مزار موجود ہے۔

اب علماء کے مخالفین نے جب دیکھا کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کی وفات قرآن کریم سے ثابت ہوتی ہے۔ اور اس کے ماننے کے سوا چارہ نہیں۔ تو انہوں نے بھی اپنی مخالفت کا پہلو بدلا۔ اور یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ وفات و حیات مسیح کا سوال کوئی اسلامی مسئلہ نہیں۔ اس کے ماننے یا نہ ماننے سے اسلام میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اس لئے مرزائی جو اس کے متعلق گفتگو کرتے ہیں۔ محض بے کار اور تضیع اوقات ہے۔

مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی بعض علماء نے ایسا کہنا شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ حضور اقدس نے اپنی ایک تحریر "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" میں اس امر کو بھی واضح کیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ واقعی یہ مسئلہ معمولی حالات میں کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن اس زمانے میں یہ بڑا اہم اس لئے ہو گیا ہے۔ کہ موجودہ عیسائیت میں عیسٰے علیہ السلام کی الوہیت کی بنیاد حیات و صعود پر رکھی گئی ہے۔ اس کے استیصال کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ اس کے خدا کو مردہ ثابت کر دیا جائے۔ کیونکہ اگر حضرت عیسٰے علیہ السلام وفات یافتہ ثابت ہو جائیں۔ اور یہ ثابت ہو جائے۔ کہ وہ صلیب پر جاں بحق نہیں ہوئے۔ اور تیسرے دن قبر سے زندہ ہو کر آسمان پر نہیں چڑھے تھے۔ بلکہ صلیب سے زندہ اتار لئے گئے تھے۔ اور طبعی موت سے فوت ہوئے تھے۔ تو موجودہ بت پرستانہ عیسائیت کی بنیاد ہی متزلزل ہو جاتی ہے۔ اور اس کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ اس ایک حقیقت کے ثابت ہو جانے سے موجودہ عیسائیت خود بخود مر جاتی ہے۔ اور اسلام زندہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آپ نے نہایت زوردار الفاظ میں فرمایا ہے۔ کہ "یسوع کو مرنے دو تا اسلام زندہ ہو"

یہ دلیل آج بھی ویسی ہی کارگر ہے جیسی کہ مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں تھی۔ لیکن آج بھی ہمارے بعض دوست ملتے ہیں۔ اور جب کبھی وفات مسیح کا سوال درپیش ہو تو کہہ دیتے ہیں۔ یہ مسئلہ کوئی اسلامی مسئلہ نہیں۔ چلو ہم مان لیتے ہیں۔ مسیح مر گیا ہے۔ اور آسمان سے نازل نہیں ہوگا۔ پھر کیا ہوا۔ اسلام تو ایک لائحہ زندگی ہے ایسے مسائل کی کیا ضرورت ہے۔

تعجب ہوتا ہے کہ ایک وقت میں تو یہ مسئلہ اس قدر اہم سمجھا جاتا تھا کہ اس کی بناء پر مسیح موعود علیہ السلام پر کفر کے فتوے لگائے گئے۔ اور آپ کے ساتھ نہایت نارواسلوک کیا گیا۔ اب اس سے گریز کرنا صاف ان کی ناکامی کا ثبوت ہے۔ ہم یہاں ایسے دوستوں سے عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اب جس طرح آپ مسیح علیہ السلام کی حیات و وفات کے مسئلہ کو غیر ضروری بتاتے ہیں۔ اور بے پرواہی سے فرما دیتے ہیں۔ کہ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ تو کیا اسی طرح ہم دوسرے مسائل کے متعلق بے پرواہی سے ایسا ہی جواب نہیں دے سکتے۔ مثلاً اگر اللہ تعالےٰ کی توحید کا سوال ہو یا مثلاً سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ذکر ہو۔ تو کیا ہم نہیں کہہ سکتے کہ چھوڑ دیجئے (نعوذ باللہ) ان مسائل میں کیا دھرا ہے۔ ان کو اسلام سے کیا تعلق ہے؟ آپ یہ سنکر حیران ہوں گے۔ یہ کیا بات ہے مگر غور فرمایئے۔ کہ کیا بے پرواہی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ ہم ہر ایک مسئلہ کے متعلق ایسا ہی رویہ اختیار کر سکتے ہیں۔

مگر نہیں آپ کہیں گے کہ توحید باری تعالےٰ اور رسالت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو اسلام کے بنیادی مسائل میں سے ہیں۔ ان سے بے پرواہی کس طرح برتی جا سکتی ہے۔ لیکن کیا اس کا جواب یہ نہیں دیا جا سکتا۔ کہ اسلام تو ایک لائحہ زندگی ہے۔ توحید باری تعالےٰ یا رسالت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی کیا ضرورت ہے۔ ان پر ایمان لایا جائے یا نہ لایا جائے۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ آپ اس کا یقیناً یہی جواب دیں گے۔ کہ یہ لائحہ زندگی قرآن کریم میں ہے۔ اور قرآن کریم ہی یہ بھی کہتا ہے کہ توحید اور رسالت پر ایمان لایا جائے۔ اگر یہ جواب درست ہے تو پھر عرض ہے کہ قرآن کریم میں جو حضرت عیسٰے علیہ السلام کے متعلق ذکر اذکار ہے۔ کیا وہ بے کار ہے۔ اگر قرآن کریم کی آیات میں بیّن طور پر بیان ہو۔ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام آسمان پر نہیں گئے۔ بلکہ زمین پر ہی فوت ہوئے۔ تو کیا ان آیات کو اب قرآن کریم سے نکال دینا چاہیئے۔ کیونکہ آپ کے خیال کے مطابق حیات و وفات مسیح کے مسئلہ کو اسلام سے کوئی تعلق واسطہ نہیں۔

آپ دیکھیں گے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسٰے علیہ السلام کی حیات و وفات کا ذکر خاص طور پر کیا ہے۔ حالانکہ دوسرے کسی نبی کی حیات و وفات کا ذکر ایسی وضاحت سے بیان نہیں ہوا۔ اس کی کچھ نہ کچھ وجہ تو ضرور ہونی چاہئے ذرا سا غور فرمانے سے آپ کو یہ وجہ نظر آ جائے گی۔ کہ آخری زمانہ میں مذاہب عالم میں اسلام کا سب سے بڑا حریف موجودہ بت پرستانہ عیسائیت ہی ہونے والی تھی۔ اللہ تعالےٰ کو اس کا علم تھا۔ موجودہ عیسائیت کی تمام عمارت اس عقیدہ پر کھڑی ہے۔ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام صلیب پر فوت ہو گئے۔ اور تیسرے دن زندہ ہو کر قبر سے باہر آ گئے اور آسمان پر صعود کر گئے۔ موجودہ عیسائیت کے رگ و ریشے میں یہی عقیدہ ہے۔ جو خون کی طرح ساری و جاری ہے اگر آپ اس عقیدہ کو نیچے سے نکال لیں۔ تو موجودہ عیسائیت کی تمام عمارت دھڑام سے زمین پر آ پڑتی ہے۔ نہ الوہیت کا مشرکانہ گنبد قائم رہ سکتا ہے۔ اور نہ کفارہ ہی کی غیر فطرتی دیواریں کھڑی رہ سکتی ہیں۔ الغرض اگر آج ہم حضرت عیسٰے علیہ السلام کی وفات ثابت کر دیں تو آپ کی زندگی کے چہرے سے شرک و کفر کے تمام سیاہ و دبیز پردے اٹھ جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کا اولوالعزم نبی دنیا کی آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا وہ پاک اور نیک بندہ جس کی اسلامی تصویر اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ایسے واضح اور روشن نقوش سے کھینچی ہے۔ کہ اس سے بہتر تصویر ہو ہی نہیں سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی وفات کا ذکر خاص طور پر قرآن کریم میں کیا ہے۔ کیا اسکے بعد بھی ہم بے پرواہی سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ حیات و وفات المسیح کا مسئلہ کوئی اسلامی مسئلہ نہیں۔ اس کے ثابت ہونے یا نہ ثابت ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا؟ سیدھی بات تو یہی ہے کہ اگر یہ اتنا ہی معمولی مسئلہ تھا۔ تو قرآن کریم میں اس کا ذکر اس وضاحت سے کرنے کی اللہ تعالےٰ کو ضرورت ہی کیا تھی؟

اب یہ کہنا کہ یہ کوئی اسلامی مسئلہ ہی نہیں۔ یہ کہنے کے مترادف ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے اس مسئلہ کو نعوذ باللہ ناحق بیان کیا ہے۔ ایسا کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ جب یہ کوئی اسلامی مسئلہ ہی نہیں تو قرآن کریم کی سورتیں حضرت عیسٰے علیہ السلام کے ذکر سے کیوں بھری پڑی ہیں۔ اگر توحید باری تعالےٰ اور رسالت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور ان کے متعلق مذاکرہ اس لئے جائز ہے کہ ان مسائل کی وضاحت اور ان پر ایمان لانے کی تاکید اسلام کی الکتاب قرآن کریم میں کی گئی ہے۔ تو اسی دلیل سے حضرت عیسٰے علیہ السلام کی حیات و وفات کا مسئلہ [illegible] سے کرنا کیوں فضول اور بے فائدہ [illegible] اس میں اس مسئلہ پر اتنا [illegible] کیا [illegible]

فن افترا پردازی

ہم نے کل احراری [illegible] کی فہرست پیش [illegible] کیا تھا کہ مرزائیت [illegible] کی بیخ کنی کے لئے جو آپ غلط بیانی کا طریق استعمال کر رہے ہیں یہ آپ کے لئے سخت [illegible] ہے [illegible] سے آپ اس "مرزائیت" [illegible] میں ہی [illegible] ہیں۔ [illegible] معنیٰ [illegible] ہیں۔ چونکہ ہماری یہ بابت [illegible] صاحب [illegible] ابھی تک [illegible]

غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد

تقریر مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب سابق مبلغ مغربی افریقہ برموقعہ جلسہ سالانہ ربوہ

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں مبعوث فرمایا اور ارشاد کیا قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا یعنی تم دنیا میں یہ منادی کر دو کہ میں کسی خاص فرقہ یا مذہب یا ملک کے لوگوں کے لئے رسول ہو کر نہیں آیا جس طرح کہ مجھ سے پہلے انبیاء اور رسول آتے رہے بلکہ میں تمام دنیا کے واسطے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں خواہ وہ کالے ہوں یا گورے۔ خواہ مشرق کے بسنے والے ہوں یا مغرب کے اور خواہ وہ جنوب میں بسنے والے ہوں یا شمال میں۔

چنانچہ آپ نے عملی طور پر بھی دکھلا دیا کہ آپ فی الواقعہ تمام قوموں کی ہدایت کے واسطے مبعوث ہوئے تھے کیونکہ آپ نے اپنی حیات مبارک میں کئی قوموں کے بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے اور انہیں اپنے مشن کی طرف بلایا۔

مگر اس زمانہ میں چونکہ ذرائع سفر بہت محدود اور راستے سخت پُرخطر بلکہ ناقابل گذر تھے بلکہ دنیا کے بعض حصے معلوم بھی نہ تھے یا وہاں پہنچا نہ جا سکتا تھا۔ اس لئے اگرچہ آپ کے ذریعہ تکمیل دین تو ہو گئی یعنی ایک کامل اور مکمل ہدایت نامہ قرآن پاک کی شکل میں نازل ہو گیا۔ مگر تکمیل تبلیغ نہ ہو سکی یعنی یہ ہدایت نامہ دنیا کے ہر حصہ میں پہنچایا نہ جا سکا۔

سمجھتے ہیں کہ جس کا کام … کرنا تھا چونکہ یہ کامل ہدایت آپ صلعم کے ذریعہ نازل ہوئی تھی اس لئے آپ ہی اس امانت کے لائق تھے کہ تکمیل اشاعت ہدایت بھی آپ ہی کے ذریعہ ہوتی پس آپ کی بعثت ثانیہ کا وعدہ دیا گیا۔ اور اس کا زمانہ وہ زمانہ قرار دیا جبکہ سفر کی سہولتیں اور پیغام رسانی کی آسانیاں میسر ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ سورۃ جمعہ میں فرماتا ہے۔

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

کہ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے رسول کو امیوں میں مبعوث فرمایا … [illegible] … آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم … حضرت مسیح موعود علیہ السلام … [illegible]

موضوع سے باہر ہے۔ اور اس بعثت کا مقصد یہ قرار دیا گیا ہے کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ یعنی اس کامل ہدایت کو تمام ادیان پر غالب کرنا۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی میں ہی اپنے اس مشن کو پورا فرمایا اور سینکڑوں بلکہ ہزاروں کتابیں، اشتہارات اور پمفلٹ دنیا کی مختلف زبانوں میں شائع فرمائے۔ اس کے علاوہ آپ کی ڈائریاں شائع ہوتی رہیں اور وہ بھی تبلیغی مضامین پر مشتمل تھیں۔ آپ نے عربی میں کتابیں لکھیں جو کہ ام الالسنہ ہے۔ گویا اس طرح سب زبانوں میں ہی آپ نے کتابیں لکھی ہیں۔ پھر انگریزی جو اس زمانہ میں ساری دنیا میں سمجھی جاتی ہے اس میں آپ کی تحریریں یا ترجمہ ہوئیں تو گویا آپ نے دنیا کو ان کی اپنی زبان میں پیغام حق پہنچا دیا۔

ڈاکٹر ڈوئی اور پگٹ جو امریکہ اور انگلینڈ میں حضور کے مقابل میں نہایت ذلت کی موت مرے ان کے متعلق ان کے ممالک میں حضور کی پیشگوئیاں اخبارات میں چھپیں جہاں سے تمام جہان میں پہنچیں۔

حضور کے زمانہ میں بعض ممالک میں لوگ مسلمان ہوئے۔ مثلاً امریکہ میں ایک صاحب بنام مسٹر وب … ویسے ہی ایک اور صاحب بنام مسٹر اینڈرسن بھی مسلمان ہوئے ان کا اسلامی نام حسن رکھا گیا۔

آسٹریلیا کا بھی ایک شخص بنام مسٹر … مسلمان ہوا تھا۔ اسلامی نام عبد الحق رکھا گیا تھا وہ قادیان بھی گیا تھا۔

نیوزی لینڈ کا ایک باشندہ جو لیکچر دیا کرتا تھا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس لے گئے وہ بھی مسلمان ہو گیا تھا۔ ایک شخص کیلے فورنیا کا بھی مسلمان ہوا تھا سینٹ لوئیس کی ایک لیڈی بھی مسلمان ہوئی تھی۔

اس طرح آپ کی زندگی میں ہی یورپ و امریکہ اور بعض جزائر میں تبلیغ پہنچ گئی۔ پھر افغانستان اور عرب میں بھی حضور کا پیغام پہنچا۔ اور وہاں بھی لوگ احمدی ہوئے۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کو دعوت اسلام دی اور خوب دی مگر آپ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی ذرائع رسل و رسائل ایسے وسیع نہ تھے کہ دنیا بالکل ایک شہر کا حکم رکھتی لیکن جب وہ وقت آیا کہ دنیا بالکل ایک شہر کا حکم رکھنے لگی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اگرچہ فوت ہو چکے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کا … موعود … حضرت خلیفۃ المسیح المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کو

کھڑا کیا جس نے برسر آرائے تخت خلافت ہوتے ہی اپنے سپاہی چاروں اکناف عالم میں کفر کی فوجوں کے خلاف جنگ کے واسطے پھیلا دیئے اور آپ کے ذریعہ جو کام ہو رہا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام ہے کیونکہ خلیفہ اپنے متبوع نبی کا ہی کام کیا کرتا ہے۔ جیسے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیوں کا ملنا جو دکھایا گیا تھا وہ درحقیقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملیں جو آپ کے خلیفہ ثانی تھے۔

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے یورپ کو جو کہ خاص طور پر کفر کا گڑھ بنا ہوا تھا اور جس کی مادیت کا زہر لوگوں کے دلوں کو تباہ کر رہا تھا۔ اور جس کی مادی روشنی دنیا کی آنکھوں کو چندھیا رہی تھی۔ سب سے زیادہ مد نظر رکھا۔ اور مختلف طرفوں سے اس پر حملے کر دیئے چنانچہ اگر ایک طرف آپ کے سپاہی یہ روحانی جنگ انگلینڈ میں لڑ رہے تھے جو کہ شمال میں ہے تو دوسری طرف وہ سپین میں جو کہ مغرب میں ہے مشغول پیکار تھے۔ پھر اگر ایک طرف وہ اٹلی وغیرہ میں جنگ کر رہے تھے جو جنوب میں ہے تو دوسری طرف وہ آسٹریا اور پولینڈ وغیرہ میں ڈیرے جمائے بیٹھے تھے جو کہ وسط میں ہے۔

برادران! اس مختصر بیان سے آپ پر واضح ہو گیا ہوگا کہ کس طرح جماعت احمدیہ کے مقدس بانی علیہ السلام اور موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ جنگ لڑی اور اپنی جماعت کو اس پر لگایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کتب اور رسائل کے ذریعہ غیر ممالک میں تبلیغ فرماتے رہے لیکن آپ کی وفات پر باقاعدہ مشنوں کا قیام شروع ہوا۔

چنانچہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اپنے کسی کام سے خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم بی اے ایل ایل بی پلیڈر لنڈن گئے اور چونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحبت یافتہ تھے اگرچہ وہ اپنے کام سے ہی لنڈن گئے تھے مگر تبلیغ کے ذریعے اسلام کے لیکچر جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ دلائل پر مبنی تھے ایسے مقبول ہوئے کہ انہوں نے وہاں ایک تبلیغی مرکز جاری کر دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول نے انہیں ووکنگ میں مسجد کا پتہ دیا تھا جس کا قبضہ انہیں اس وقت آسانی سے مل گیا۔ لیکن کچھ عرصہ … ووکنگ مسجد کا … شہرت حاصل کرنے اور اپنا اثر عام کرنے کی … انہوں نے اپنے اس مشہور … کے ماتحت ہی کیا۔

… یورپ میں … حضرت مسیح موعود کا ذکر … [illegible] … مرکز بنا کر رہ گیا۔

۱۹۱۳ء میں ہمارے محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے کو خواجہ کمال الدین صاحب کی مدد کے لئے بھیجا گیا۔ لیکن خواجہ صاحب کے کام کی اصل کیفیت معلوم ہونے پر چوہدری صاحب ان کے ساتھ نہ رہ سکے اور نہ خواجہ صاحب ان کو اپنے ساتھ رکھ سکے اور وہ الگ کام کرنے لگے۔ اور ہمارا وہاں پر اصل کام جناب چوہدری صاحب کے لیکچر در اسلام کے متعلق الفاتحہ (بنیادی اصول) سے شروع ہوا۔

چوہدری صاحب تنہا وہاں کام کرتے رہے حتیٰ کہ خلافت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ کے پہلے ہی یا دوسرے سال کے ابتداء میں جناب قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی اے بی ٹی موجودہ ناظر ضیافت کو ان کی مدد کے واسطے لنڈن بھیج دیا گیا۔

ہمارے چوہدری صاحب کی جدوجہد سے ہی ساؤتھ فیلڈز میں ایک مکان خرید لیا گیا جس کے ساتھ بہت بڑی زمین تھی اور جس کے ایک کونہ میں ہماری مسجد لنڈن یعنی مسجد فضل تعمیر ہوئی۔ جس کا سنگ بنیاد ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۲۴ء میں خود اپنے دست مبارک سے رکھا اور اس تقریب پر اس عاجز کو بھی وہاں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اور اس مسجد کے بننے سے یورپ میں ہاں اسی یورپ میں جس میں احمدیت کے ذکر کو خواجہ صاحب سم قاتل بتلاتے تھے احمدیت کا جھنڈا اور اس کا روشن مینار مستقل طور پر نمودار ہو گیا۔

پس جو خط وکتابت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں شروع ہوئی تھی وہ اب عملی صورت اختیار کر گئی۔ اور اس کے بعد دیگر مختلف ممالک میں مشن کھلتے گئے۔ چنانچہ انگلینڈ کے بعد ماریشس۔ شمالی امریکہ۔ مغربی افریقہ۔ روس و بخارا۔ حجاز و شام۔ فلسطین اور مصر (یعنی عربی ممالک) ایسا ہی مشرقی افریقہ۔ ملایا اور سیلون وغیرہ میں مشن قائم کئے گئے۔ اسی طرح ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ یوگوسلاویہ۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ پولینڈ۔ جنوبی امریکہ۔ جاپان۔ سپین۔ فرانس۔ اٹلی میں بھی مجاہدین بھیجے گئے۔ آسٹریلیا میں بھی ہمارے ایک دوست حاجی حسن موسےٰ صاحب تبلیغ کرتے رہے۔

اس وقت ہمارے ساٹھ مجاہدین مختلف ممالک میں تبلیغ میں مشغول ہیں۔ ان میں سے چند دوست جاوا سماٹرا میں ہیں یعنی مولوی رحمت علی صاحب۔ مولوی محمد سعید صاحب انصاری۔ مولوی عبد الواحد صاحب سماٹروی۔ سید شاہ محمد صاحب اور ملک عزیز احمد صاحب۔

تین مجاہد ہمارے سنگاپور میں مقیم ہیں۔ مولانا غلام حسین صاحب ایاز۔ مولوی امام الدین صاحب اور میاں عبد الحئی صاحب۔ اور … مولوی محمد صادق صاحب بھی جاوا سے … جاوا سماٹرا میں … [illegible]

حافظ جمال احمد صاحب ماریشس میں ہیں۔

مولوی صدر الدین صاحب اور شیخ عبدالواحد صاحب ایران میں ہیں۔ مولوی محمد شریف صاحب۔ شیخ نور احمد صاحب منیر اور مرزا رشید احمد صاحب چغتائی لبنان و سعت فلسطین۔ شام اور مشرق الاردن یعنی بلاد عربیہ میں ہیں۔ مولوی غلام احمد صاحب عدن میں ہیں اسے بھی عربی علاقہ میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح پانچ مجاہد عربی ممالک میں بن جاتے ہیں۔

ہمارے دس مجاہد مشرقی افریقہ میں ہیں یعنی شیخ مبارک احمد صاحب۔ مولوی نور الحق صاحب انور مولوی جلال الدین صاحب قمر۔ مولوی فضل الہی صاحب بشیر۔ مولوی ولی اللہ شاہ صاحب۔ حکیم محمد ابراہیم صاحب۔ مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل۔ مولوی محمد منور صاحب۔ مولوی عبدالکریم صاحب شرما اور چوہدری عنایت اللہ صاحب۔

یہ پندرہ مجاہدین مغربی افریقہ میں ہیں۔ مولوی محمد صاحب نسیم سیفی۔ قریشی محمد افضل صاحب اور سید احمد شاہ صاحب نائیجیریا میں۔

مولوی نذیر احمد علی صاحب۔ مولوی نذیر احمد صاحب مبشر۔ مولوی عبدالحق صاحب۔ ملک احسان اللہ صاحب۔ چوہدری احسان الہی صاحب جنجوعہ۔ مولوی عطاء اللہ صاحب اور مولوی بشارت احمد صاحب بشیر سیرالیون گولڈکوسٹ میں۔

ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل۔ صوفی محمد اسحٰق صاحب۔ چوہدری نذیر احمد صاحب رائے ونڈی۔ مولوی محمد صادق صاحب اور مولوی محمد عثمان صاحب سیرالیون میں۔

مشرقی اور مغربی افریقہ میں بالخصوص خدا کے فضل سے کئی افریقن دوست ہیں۔ جن کو باقاعدہ تعلیم اور تربیت دی گئی ہے اور وہ اپنے علاقوں کے اندر باقاعدہ طور پر ہمارے پاکستانی مبلغ کے پہلو بہ پہلو تبلیغ کر رہے ہیں۔

یہ ساتھ دوست ہمارے اس وقت انگلینڈ میں مقیم ہیں۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ۔ مولوی مقبول احمد صاحب۔ مولوی محمد اسحٰق صاحب ساقی۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب۔ مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم۔ سید سفیر الدین صاحب اور مسٹر بشیر احمد آرچرڈ صاحب۔ جیسا کہ احباب کو یاد ہوگا۔ یہ آخر الذکر صاحب ایک یوروپین نومسلم ہیں اور قادیان میں کچھ عرصہ کے لئے تربیت کے واسطے رہ چکے ہیں۔

انگلینڈ میں ایک مولوی غلام رسول صاحب بھی ہیں جن کو دراصل امریکہ کے لئے بھیجا گیا تھا مگر ان کو T.B ہو گئی اور ان کا اپریشن ہوا۔ اب وہ خدا کے فضل سے روبصحت ہیں۔

مولوی محمد صدیق صاحب جو سیرالیون مغربی افریقہ میں تھے اب واپس آرہے ہیں کچھ عرصہ سے وہ بھی لنڈن میں مقیم ہیں۔ اس طرح اس وقت لنڈن میں نو دوست ہو جاتے ہیں۔

فرانس میں ملک عطاء الرحمٰن صاحب مقیم ہیں۔

سپین میں چوہدری کرم الہی صاحب ظفر۔ سوئٹزرلینڈ میں شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے۔

ہالینڈ میں حافظ قدرت اللہ صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب بشیر ہیں۔ جرمنی میں چوہدری عبداللطیف صاحب۔ شمالی امریکہ میں خلیل احمد صاحب ناصر۔ چوہدری غلام یٰسین صاحب اور چوہدری شکر الہی صاحب۔ مرزا منور احمد صاحب تھوڑا عرصہ ہوا کہ وہاں وفات پاگئے۔ ان کی جگہ مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم کو بھیجا جا رہا ہے جن کا ذکر میں نے لنڈن مشن میں کیا ہے۔

جنوبی امریکہ میں مولوی رمضان علی صاحب مقیم ہیں۔ اب مولوی محمد اسحٰق صاحب ساقی کو بھی وہاں بھیجا جا رہا ہے۔

میں نے ان دوستوں کے نام اس لئے یکجائی طور پر سنا دئیے ہیں تاکہ آپ صاحبان ان کے واسطے دعائیں فرمائیں۔ یہ دوست کسی دنیوی غرض کے لئے کام نہیں کر رہے بلکہ جذبہ جان نثاری کے ماتحت اسلام کی محبت کی وجہ سے ان کو کوئی تنخواہ نہیں ملتی۔ بلکہ صرف قوت لایموت اور اتنا قلیل گزارہ کہ بعض اوقات ہم ان میں سے بعض کو ایک ماہ میں دیتے ہیں۔ اس سے زیادہ ان علاقوں کے قلی ایک ہفتہ میں کما لیتے ہیں۔ دنیا حیران ہے کہ یہ لوگ اس رقم میں جو ان کو دی جاتی ہے کس طرح گزارہ کر لیتے ہیں بلکہ بعض لوگوں نے ہمیں خطوط لکھے ہیں کہ ہم ان کو اس قدر قلیل رقم دے کر ان پر ظلم کر رہے ہیں۔ مگر یہ سرفروش [illegible] بطیب خاطر دین کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ (باقی)

گمشدہ کی تلاش

مسمی علی احمد ولد چوہدری اللہ دتہ ذموضع جھنگ پور تحصیل کبیروالہ ضلع ملتان) عمر چودہ سال۔ رنگ گندمی قد ۴ فٹ ۶ انچ جماعت نہم پاس کی ہے۔ بتاریخ ۱۳ اپریل ۱۹۴۹ء سے غائب ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ منظور حسین قریشی نامی ایک شخص عمر تقریباً ۳۰ سال رنگ گندمی ایک انگلی کٹی ہوئی وہ ورغلا کر لے گیا ہے۔

جو صاحب پتہ دیں گے ان کی خدمت میں علاوہ سفر خرچ حسب توفیق انعام بھی پیش کیا جائیگا۔ اگر اس تحریر کو علی احمد خود پڑھے تو وہ بلاخوف و خطر گھر واپس آجائے۔ اس کو کوئی سرزنش نہ کی جائیگی۔

الراقم۔ منشی خداداد ٹیچر احمدی سکول مبارک پور تحصیل کبیروالہ ضلع ملتان

دعائے مغفرت

میرے والد صاحب جو عرصہ سے بیمار تھے فوت ہو گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

عبدالحفیظ ملتانی ولد عبدالغفار خان صاحب مرحوم از پشاور [illegible]

احمدیت کے آنریری مبلغ

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

کچھ عرصہ سے احمدیت کے آنریری مبلغین کی کارگزاری کی رپورٹ الفضل کے ذریعہ احباب تک پہنچ رہی ہے۔ یہ آنریری مبلغ یعنی منکرین صداقت کے سردار ہر زمانہ میں ہوتے ہیں۔ اور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی انہوں نے اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگایا مگر خدا نے ہر زمانہ میں صداقت اور سچائی کو فتح عطا فرمائی۔ قرآن کریم میں ان لوگوں کا ذکر اس طرح آتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ الم تر انا ارسلنا الشیاطین علی الکافرین تؤزھم ازا۔ فلا تعجل علیھم انما نعد لھم عدا (مریم ع ۱۶) یعنی اے رسول کیا تونے نہیں دیکھا۔ کہ منکرین کے سرداروں کو ہم نے چھوڑ رکھا ہے۔ کہ وہ اپنے لوگوں کو صداقت کے بالمقابل خوب برانگیخت کرتے پھریں۔ اے رسول تو ان کی تباہی و بربادی کے لئے جلدی مت کر۔ وہ قریب ہی ہے۔ ہم تو صرف ان کی تباہی کے دن گن رہے ہیں۔ اور اس کے بعد صداقت کا روشن مستقبل ہوگا چنانچہ جیسا کہ پیشگوئی میں بتایا گیا تھا۔ ویسا ہی ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالمقابل اسلام کو ملیا میٹ کرنے کے دعوے کرنیوالے خود ملیامیٹ ہو گئے اور اسلام چمکتا چلا گیا۔ اور اس کا مستقبل روشن سے روشن تر ہوتا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی یہ آنریری مبلغ کام کرتے تھے۔ اور بوجہ محدود ذرائع ہونے کے احمدیت کا پیغام جہاں مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت نہیں پہنچا سکتی تھی۔ وہاں منکرین صداقت کے سردار یہ پیغام پہنچا چکے تھے۔ اور برملا اس کا اظہار کرتے پھرتے تھے مولوی ثناء اللہ صاحب تو اپنے لیکچروں اور مناظروں میں علی الاعلان کہا کرتے تھے۔ کہ میں احمدیت کا مفت کا مبلغ ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اس کا اعتراف تھا۔ اور آپ شکریہ ادا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

> ولولا ثناء اللہ ما زال جاھل
> یشک ولا یدری مقامی فیجھر
> فھذا علینا منہ من ای الوفا
> اری کل محجوب ضیائی فنشکر

کہ اگر مولوی ثناء اللہ نہ ہوتے اور ہمارا ہر جگہ ذکر نہ کرتے تو جاہل آدمی ہمارے بارہ میں شک میں ہی رہتا۔ اور اسے ہمارے مقام کا بھی پتہ نہ لگتا۔ کہ قادیان میں ایک شخص مبعوث ہوا ہے۔ جو مسیح موعود ہونے کا دعوی کرتا ہے۔ اس طرح وہ صداقت کے ماننے سے رکا رہتا۔ پس مولوی ثناء اللہ کا ہم پر یہ احسان ہے۔ کہ ہر ناواقف اور محجوب کو ہماری روشنی دکھاتا پھرتا ہے۔ پس ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

الغرض الٰہی سلسلوں کے ساتھ خدائی تائید و نصرت اس رنگ میں بھی آتی ہے۔ کہ وہ مخالفین کو ہی ان کے ذکر اور چرچا پر لگا دیتا ہے۔ اس طرح ایک بڑی دنیا کو ان کے ذریعہ صداقت کا پتہ لگتا ہے۔ اور وہ لوگ تحقیق کرکے صداقت کو قبول کر لیتے ہیں۔ اس وقت بھی ہمارے مخالف اخبارات اس ڈیوٹی کو عمدگی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ اور اس طرح بہت سے لوگوں کی توجہ سلسلہ احمدیہ کی تحقیق کی طرف لگ رہی ہے۔ و نعم ما قیل ؂

خدا شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

ولادت

برادرم ملک محمد یونس صاحب سب انسپکٹر پولیس انچارج تھانہ صدر سیالکوٹ کو سات سال کے بعد ۱۴ اپریل کو اللہ تعالےٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ احباب بچے کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خورشید احمد

درخواست دعا

مغربی افریقہ کے ملک نائیجیریا میں ایک مقام پر ہماری مسجد پر بعض لوگوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ اس پر مقدمہ کیا گیا۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارے حق میں فیصلہ ہو گیا تھا۔ اب دوسری پارٹی نے ہائیکورٹ میں اپیل کی ہے۔ جس کی سماعت ۲۶ اپریل کو ہوئی ہے۔ احباب خاص طور پر دعا فرمائیں۔ وکیل التبشیر

احباب سے ایک ضروری درخواست

طلبہ جامعہ احمدیہ کو مندرجہ ذیل کتب کی شدید ضرورت ہے یہ کتب قریباً قریباً نایاب ہیں۔ میں احباب سے گذارش کرتا ہوں کہ اگر ان میں سے کسی دوست کے پاس ان کتب میں سے کوئی کتاب ہو۔ تو وہ جامعہ احمدیہ کو دیکر عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہوں۔ (۱) تاریخ ادب العربی۔ (۲) [illegible] (۳) ترمذی شریف [illegible] (۴) تفسیر بیضاوی (۵) قدوری (۶) موطا امام مالک (۷) قطب الارشاد (۸) فصول اکبری (۹) [illegible] (۱۰) القرأة الرشیدہ [illegible] (۱۱) کتاب الصرف والسلام۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر [illegible]

مہاجرین کی پنشن، پراویڈنٹ فنڈ اور تنخواہ وغیرہ کا مسئلہ

صوبائی اور ریاستی ملازمین نیز لوکل باڈیز کے جو ملازمین ایک مستعمرہ سے دوسرے مستعمرہ میں ترک وطن کر کے آ گئے ہیں۔ ان کی پنشن، پراویڈنٹ فنڈ، تنخواہ اور رخصت کی تنخواہ وغیرہ کے بقایا کے مطالبات کے متعلق اس بین المستعمراتی کانفرنس میں حسب ذیل سمجھوتہ ہوا تھا جو دہلی میں ۱۲ اپریل سے ۱۴ اپریل ۱۹۴۹ء تک ہوئی تھی۔

(الف) ہندوستان اور پاکستان کی حکومتیں ان مطالبات کے متعلق درخواستیں حاصل کرنے اور ان کا تصفیہ کرنے کے لئے فوراً ہی ایک علیحدہ مرکزی ادارہ قائم کیا کریں گی۔

(ب) مرکزی ادارہ ان مطالبات کی فہرست مرتب کر کے تصدیق کے لئے دوسری مستعمرہ کے مرکزی ادارہ کو بھیج دے گا۔

(ج) مطالبات جس مستعمرہ سے متعلق ہونگے اس کے مناسب حکام سے ان مطالبات کی تصدیق کرانے کے انتظامات کئے جائیں گے۔ اس کام کو خصوصی ترجیح دی جائے گی۔ اور ان کے متعلق رپورٹ دینے کی ایک مدت معین کر دی جائیگی تصدیق کے بعد مرکزی ادارہ متعلقہ اکاونٹ افسران سے باقاعدہ ضروری اجازت نامے حاصل کر کے اس مستعمرہ کے مرکزی ادارہ کے پاس مطالبات بھیجدے گا۔ جس سے مطالبات وصول ہوتے تھے۔ آخر الذکر ان اجازت ناموں کو ادا کرنے والے اکاونٹ آفیسر کے پاس بھیجدیگا۔ جو مطالبات کو ادا کرے اس طریقہ کار کے مطابق دوسری مستعمرہ سے وصول کریگا جن کے متعلق دونوں مستعمرات کے آڈیٹر جنرلوں کے درمیان وقتاً فوقتاً سمجھوتہ ہو۔ لوکل باڈیز اور ریاستوں سے جو مطالبات ہوں گے وہ متعلقہ مستعمرہ کی حکومت سے وصول کئے جائیں گے۔

(د) مرکزی ادارے آپس میں براہ راست خط و کتابت کریں گے۔ اور ان مطالبات کی جلد ادائیگی کا انتظام کریں گے۔

(ہ) متذکرہ بالا انتظامات کا اطلاق ان مطالبات پر نہ ہوگا۔ جو پنجاب اور بنگال کے تقسیم شدہ صوبوں یا ان کے لوکل باڈیز کے متعلق ہوں۔ ہاں ان صوبوں کی ریاستوں سے متعلق مطالبات پر ہوگا۔

(و) ان انتظامات کے تحت دیگر مطالبات مثلاً اس پنشن کا مطالبہ جو ابھی منظور نہ ہوئی ہو، کو ادا کرنے کے سوال پر کسی آئندہ غور ہوگا

۲۔ متذکرہ بالا سمجھوتہ کی بناء پر حکومت پاکستان نے وزارت مالیات میں ایک مرکزی ادارہ قائم کر دیا ہے جو ہندوستانی مستعمرہ کے صوبائی اور ریاستی ملازمین نیز وہاں کے لوکل باڈیز کے پاکستان چلے آنے والے ملازمین کے مطالبات کے بارے میں کارروائی کرے گا۔ اس لئے تمام متعلقہ لوگوں کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے مطالبات کے متعلق درخواستیں نئے سرے سے زیادہ سے زیادہ ۲۵ مئی ۱۹۴۹ء تک آفیسر انچارج۔ کلیمز سیکشن منسٹری آف فنانس گورنمنٹ آف پاکستان ۱۳/۲ اسٹاف لائنز کراچی کو بھیج دیں۔ ان درخواستوں میں حسب ذیل باتیں درج ہونی چاہئیں۔

(الف) پنشن کی منتقلی کا معاملہ ہو تو

(۱) پنشنر کا نام

(۲) پنشن پیمنٹ آرڈر کا نمبر۔ اگر یہ آرڈر موجود نہ ہوں تو اس حکم نامہ کی نقل بھیجی جائے جس میں پنشن کی منظوری درج ہو یا جسکے تحت پنشن دی جاتی ہو۔

(۳) پنشن کی مقدار

(۴) وہ تاریخ جس تاریخ تک ہندوستان میں پنشن وصول کی گئی ہو

(۵) اس خزانہ کا نام جس سے آخری بار پنشن لی گئی ہو۔

(۶) اس خزانہ کا نام جس سے پاکستان میں پنشن لینا مطلوب ہو۔

(ب) پراویڈنٹ فنڈ کے بقایا کی ادائیگی کا معاملہ

(۱) فنڈ میں روپیہ دینے والے کا نام اور اس عہدہ اور اس دفتر کا نام جس پر وہ شخص ہندوستان میں آخر میں ملازم تھا۔

(۲) وہ واقعات جن کی بناء پر پراویڈنٹ فنڈ واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا

(۳) ان واقعات کے پیش آنے کی تاریخ

(۴) فنڈ کا اکاونٹ نمبر

(۵) اس اکاونٹ افسر کا نام جو فنڈ کا حساب رکھتا ہے۔

(ج) دیگر مطالبات کے چکونے کے مطالبات جیسے تنخواہ کا بقایا اور زمانہ رخصت کی تنخواہ وغیرہ۔

(۱) اس شخص کا نام

(۲) اس دفتر اور عہدہ کا نام جس پر وہ ہندوستان میں آخر میں ملازم تھا۔

(۳) مدت اور رقم کی مقدار

(د) زرضمانت کی واگزاری یا واپسی کا معاملہ

(۱) زرضمانت جمع کرنے والے کا نام

(۲) اس عہدہ کا نام جس پر وہ قبل تقسیم متعین تھا

(۳) زرضمانت کی مقدار

(۴) زرضمانت کی نوعیت

(۵) اس افسر کا نام جس کے پاس زرضمانت رکھا گیا ہو۔

۳۔ مشرقی پنجاب کی ریاستوں کے متعلق جو مطالبات ہو ان کی درخواستیں مذکور الصدر پتہ پر بھیجنی چاہئیں۔ مگر مشرقی پنجاب کی حکومت اور مشرقی پنجاب کے لوکل باڈیز کے متعلق مطالبات۔ آفیسر آن اسپیشل ڈیوٹی۔ پارٹیشن ڈیپارٹمنٹ۔ سول سکریٹریٹ۔ لاہور کے پاس بھیجنے چاہئیں۔ بنگال کے متعلق علیحدہ ہدایات جاری کی جائیں گی۔

(وزیر مالیات۔ حکومت پاکستان)
کراچی ۲۵ اپریل ۱۹۴۹ء)

محاصل کے مسائل پر بین الاقوامی کانفرنس شروع ہوگئی

انتالیس ممالک حصہ لے رہے ہیں

لندن (بذریعہ ہوائی ڈاک) پچھلے دنوں انیسی کے مقام پر دنیا کے ۳۹ ممالک کے درمیان محاصل پر بات چیت شروع ہوئی۔ ان میں ۲۳ ممالک تو وہ ہیں جنہوں نے ۱۹۴۷ء میں جینیوا کے مقام پر تجارت اور محاصل کے عمومی سمجھوتے پر دستخط کئے تھے۔ اس کے بعد کولمبیا۔ ڈنمارک۔ ڈومنی کن جمہوریہ فنلینڈ یونان۔ ہیٹی۔ اٹلی۔ لائبیریا۔ نکاراگوا۔ پیرو۔ سویڈن۔ اور یوروگوائے نے بھی اس خواہش کا اظہار کیا۔ کہ اس بات چیت میں انہیں بھی شامل کر لیا جائے۔

عمومی سمجھوتے میں طے پایا تھا۔ کہ دستخط کنندگان اول تو محاصل گھٹائیں۔ ورنہ بہت سی اشیاء پر موجودہ شرحوں میں کوئی اضافہ نہ کریں۔ اس سلسلے میں مختلف ملکوں کے درمیان الگ الگ سمجھوتے بھی ہوئے اور خیال ہے کہ انیسی میں بھی یہی ہوگا۔ دستخط کرنے والے ۲۳ ممالک میں سے کسی نے ابھی تک سمجھوتے کی رسمی تصدیق نہیں کی۔ بہرحال محاصل میں کمی کے تمام فیصلوں کو عارضی طور پر نافذ کر دیا گیا ہے۔

اس سے پہلے ۳۱ مارچ کو محاصل کے بارے میں کامن ویلتھ کے ۹ ملکوں کے نمائندوں میں صلاح مشورہ ہوا۔ برطانیہ کے وزیر تجارت مسٹر ہیرلڈ ولسن نے اس موقع پر ایک تقریر میں کہا۔

"کامن ویلتھ کے ملکوں کی باہمی بات چیت کا انداز منفرد ہے۔ اس میں سیدھے سادے طریقے سے صاف صاف باتیں کر دی جاتی ہیں۔ اور جب یہ ایجنڈا دیکھتا ہوں۔ تو مجھے محسوس ہوتا ہے۔ کہ ہمیں کافی کاٹ چھانٹ کرنی ہوگی۔ عمومی سمجھوتے پر دستخط کرنے والی طاقتوں کے ایجنڈے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے مسائل بہت وسیع ہیں۔ اور بین الاقوامی تجارتی تنظیم کے قیام پر ان کی اہمیت میں اضافہ ہو جائے گا"

دوستانہ تعاون

کامن ویلتھ کے تمام ملک شدید دباؤ کے شکار رہے ہیں۔ لیکن پچھلے دو سال میں معاشی میدان میں ہمیں جو کامیابی نصیب ہوئی۔ اسکے پیش نظر یہ دباؤ ضروری تھا۔ میں یہ نہ کہوں گا کہ کوئی ایک ملک مشکلوں سے نجات پا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اب معاشی مشکلات سے آزادی حاصل کرنے کی غرض سے ہمارا راستہ کافی واضح اور روشن ہو گیا ہے۔

ہم نے عمومی سمجھوتے کے لئے جو کچھ کیا۔ اور بین الاقوامی تجارتی تنظیم کے لئے جو کچھ تیاری کر رہے ہیں۔ ان کی اصلی قدر و قیمت کا اندازہ آنے والی نسلیں کریں گی۔ یہ ایک ایسا کام ہے جس میں ہمیں ہر ملک کی معیشت کے جائز مفاد کا خیال رکھنا ہے۔ بلکہ بعض صنعتوں کے بارے میں بھی دور اندیشی سے سوچنا ہے۔ اس میں ایک وسیع رائے اور فنی علم کی ضرورت ہے۔ اس میں افراد کے درمیان بہترین دوستانہ تعاون پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہم نے یہ تعاون حاصل کر لیا ہے بار بار اجلاس میں شرکت کی بھی یہی وجہ جواز ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ کئی ذاتی دوستوں کا احیاء ہوگا اور لندن میں کئی نئی دوستیاں پیدا ہوں گی اور انیسی میں بھی یہی ہوگا۔ (ب۔ ا۔ س)

درخواست دعا

جماعت چہارم مدرسہ احمدیہ کا سالانہ امتحان مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۴۹ء سے شروع ہو رہا ہے۔ تمام احمدی بھائیوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ طلباء جماعت چہارم کی کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(غلام نبی صحرائی)

برآمد شدہ بچے و مستورات

لاہور ۲۸ر اپریل۔ مندرجہ ذیل مستورات اور بچے برآمدگی کے بعد ۲۵ر اپریل ۱۹۴۹ء کی شام کو کیمپ میں لائے گئے ہیں۔ جہاں ان کے ورثا کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ تاکہ ان کے سپرد کئے جائیں۔ لہٰذا ان کے رشتہ داروں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ان کو زنانہ جیل جیل روڈ لاہور سے آ کر لے جائیں۔

نمبر شمار	رجسٹر نمبر	نام	عمر سال	ولدیت	زوجیت	قومیت	سکونت	ضلع
۱	۹۲۸۱	فاطمہ	۲۵	چند	×	زمیندار	کرھیالہ	لاہور
۲	۹۲۸۲	عیدلاں	۱½	×	لاوارث	×	×	×
۳	۹۲۸۳	برکتے	۲۵	دارا	شفیع محمد	راجپوت	کرڈیال	امرتسر
۴	۹۲۸۴	خالدہ	۸	مالک کا نام مہر دین	×	×	کوٹ مرادخان	"
۵	۹۲۸۵	شانت بی بی	۲۳	فضل	×	راجپوت	پٹی	فیروزپور
۶	۹۲۸۶	شیرخوار بچہ	۵	نامعلوم	×	×	×	×
۷	۹۲۸۷	بسنتے	۲۵	بغندو	×	حجام	دیکھوکی	"
۸	۹۲۸۸	شیرخوار بچی	۱½	نامعلوم	×	×	×	×
۹	۹۲۸۹	عنایت بی بی	۲۳ سال	محمد دین بھائی کا نام	رشید	لوہار	پٹی	امرتسر
۱۰	۹۲۹۰	مختار (لڑکا)	۱۰	رشید	×	×	"	"
۱۱	۹۲۹۱	نواب بی بی	۲۲	حاکو	اسمٰعیل	تیلی	دودھالہ	"
۱۲	۹۲۹۲	رضیہ بی بی	۱۰	رکھ	"	سقہ	سلطان ونڈ	"
۱۳	۹۲۹۳	رشیداں	۲۲	حبیب	×	ترکھان	جاہٹرپور	"
۱۴	۹۲۹۴	بشیراں	۱۸	مہنگا	×	جلاہا	کیان پور	"
۱۵	۹۲۹۵	نواب بی بی	۱۸	بیوتا	لال دین	کمہار	رام دوالی	"
۱۶	۹۲۹۶	امینہ	۲۲	اللہ دتا	اکبر علی	جٹ	چک ۱۲	لائلپور
۱۷	۹۲۹۷	گلزار	۲	اکبر علی	×	"	"	"
۱۸	۹۲۹۸	کنیزہ	۲۰	فیروز دین	×	لوہار	امرتسر شہر	امرتسر
۱۹	۹۲۹۹	شمیم اختر	۱۷	ہدایت علی	×	درزی	گھروٹہ	گورداسپور
۲۰	۹۳۰۰	شیرخوار بچہ	۶ ماہ	×	×	"	"	"
۲۱	۹۳۰۱	مقصوداں	۱۷ سال	محمد حسین	شاہ دین	"	"	"
۲۲	۹۳۰۲	شیرخوار بچہ	۳ ماہ	نامعلوم	×	"	"	"
۲۳	۹۳۰۳	اکرم بی بی	۱۸ سال	علم دین	×	"	"	"
۲۴	۹۳۰۴	نذیراں بی بی	۲۰ "	ھنبڈو	×	دھوبی	بیان لپور	"

سندھ مہاجر کنونشن کے انعقاد کی تیاریاں

خان ممدوٹ اور مسٹر سہروردی بھی شامل ہونگے

حیدرآباد (سندھ) ۲۸ر اپریل:- کل سندھ مہاجر کنونشن کو اب کامیاب بنانے کے لئے تیزی سے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ کنونشن مہاجرین و انصار کے درمیان تعلقات بہتر بنانے کے علاوہ مہاجرین کی فوری آبادکاری کی اسکیمیں بھی بنائے گا۔ صوبائی اور وفاقی مجالس وضع قوانین میں مہاجرین کی نمائندگی کے مطالبے پر بھی غور کئے جانے کی امید ہے۔

توقع ہے کہ خان افتخار حسین خان ممدوٹ متحدہ بنگال کے سابق وزیر اعظم مسٹر ایچ ایس سہروردی مغربی پنجاب مسلم لیگ کے نائب صدر شیخ صادق حسن اور یوپی مسلم لیگ کے سابق صدر مسٹر ضیاء ان اللہ کنونشن میں تقریر کریں گے۔

کمیونسٹوں کا ادب ضبط ہو گیا!

بیروت ۲۸ر اپریل:- شام کے تحفظ کے حکام نے بہت سے کمیونسٹ گشتی پرچوں کو ضبط کر لیا۔ اور جو آدمی ان کو تقسیم کر رہا تھا۔ اس کو گرفتار کر لیا۔ (اسٹار)

جزائر فاک لینڈ کی سستی غذا

لندن ۲۸ر اپریل:- سلطنت برطانیہ میں فاک لینڈ میں غذا کا بہترین معیار قائم ہے۔ یہاں گوشت کی قیمت اب تک قبل جنگ کے نرخوں پر ہی ہے یعنی گوشت تین پنس فی پونڈ کے حساب سے بک رہا ہے۔ (اسٹار)

بہاولپور کے تحفظ عامہ کے ایکٹ میں ترمیم

بغداد الجدید ۲۸ر اپریل:- ریاستی حکومت کے جاری کردہ ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ حکومت بہاولپور نے ابھی حال ہی میں اس نظریہ کے مطابق بہاولپور اسٹیٹ پبلک سکیورٹی ایکٹ ۱۹۴۸ء میں ترمیم کر دی ہے کہ تخریبی کارروائیوں کو روکنے کیلئے حکومت کو زیادہ وسیع اختیارات حاصل ہو جائیں۔ (اسٹار)

آسمانی ہدایت اور راہنمائی کے بغیر ہم کامیاب نہیں ہو سکتے

پاکستان مالی اور اقتصادی لحاظ سے قطعی طور پر خود کفیل ہے

اکنومک کانفرنس میں مسٹر زاہد حسین کا خطبہ صدارت

لاہور ۲۸ اپریل۔ آج پہلی آل پاکستان اکنومک کانفرنس میں خطبہ صدارت دیتے ہوئے مسٹر زاہد حسین گورنر سٹیٹ بنک آف پاکستان نے فرمایا۔ ہمیں ایمان، جرأت اور عزم سے کام لے کر اپنی ان نقائص کوششوں سے یہ ثابت کر دکھانا چاہیئے کہ ہم آسمانی ہدایت اور راہنمائی کے اہل ہیں۔ کیونکہ بغیر خدائی امداد اور راہنمائی کے ہم دنیا میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جو کام ہمارے سامنے ہے وہ ہماری طاقت سے بالا ہے۔ لیکن اگر خدا ہمارا محافظ ہے تو ہمیں ہمت ہارنے یا دل چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہمیں اپنے اندر خدا پر ایمان راسخ پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

گذشتہ بیس ماہ میں پاکستان نے نامساعد حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے جو حیرت انگیز ترقی کی ہے اس کا جائزہ لیتے ہوئے مسٹر زاہد حسین نے فرمایا تقسیم برعظیم سے قبل مخالفین ہی نہیں بلکہ بعض دوست بھی یہ سوچتے تھے کہ مالی اور اقتصادی لحاظ سے پاکستان ایک ایسے خواب کی مانند ہے جو کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے گا۔ اور اس کے قیام پر دس سال نہ گذریں گے کہ پاکستان خود بخود مفلوک الحال ہو کر ہندوستان کے ساتھ دوبارہ الحاق پر مجبور ہو جائے گا۔ ماہرین بھی اس خیال میں مبتلا تھے۔ کہ پاکستان میں اقتصادی ترقی اور دفاع کے لئے روپیہ کہاں سے آئے گا۔ چنانچہ وہ کہتے تھے کہ اسکی غیر متوازن اقتصادی حالت مثالی معیار زندگی کے حصول کو ناممکن بنا کر رکھ دیگی۔ لیکن گذشتہ بیس ماہ کے واقعات نے پاکستان کی ایک بالکل مختلف تصویر دنیا کے سامنے پیش کر دکھائی ہے۔ تمام نکتہ چین اور معترض کیا دوست اور کیا دشمن سب ہی اب تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ پاکستان کی بے مائگی کے متعلق مایوس کن قیاس آرائیوں کے لئے کوئی وجہ جواز موجود نہ تھی۔ چنانچہ آج پاکستان مالی اور اقتصادی لحاظ سے اسی طرح خود کفیل ہے جس طرح کہ دنیا کے اور بہت سے ممالک ہیں۔

قیام پاکستان کے فوراً بعد ہی نئی مملکت کو جن عجیب قسم کی دشواریوں سے دوچار ہونا پڑا اور بالخصوص مالی اعتبار سے جو ناانصافی اس کے ساتھ روا رکھی گئی۔ اس پر بالتفصیل روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا ابتلا اور امتحان کے اس کڑے دور میں سے کامیابی کے ساتھ بچ نکلنا پاکستان کے اس عزم کا آئینہ دار ہے کہ وہ ایک آزاد قوم کی حیثیت سے اپنی ہستی کو برقرار رکھنے میں ضرور کامیاب ہو جائے گا۔ بلکہ اس کڑی آزمائش کے بعد تو وہ آزاد قوموں کے درمیان ایک باعزت جگہ حاصل کرنے میں پہلے ہی کامیاب ہو چکا ہے۔

اقتصادی زندگی کے مختلف شعبوں تجارت، صنعت و حرفت اور بنکنگ وغیرہ پر بالتفصیل روشنی ڈالنے کے بعد مسٹر زاہد حسین نے قرارداد مقاصد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ ہمیں اپنی اقتصادیات کو بھی باقی شعبہ ہائے زندگی کی طرح اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنا ہوگا۔ اس میدان میں ماہرین اقتصادیات کے لئے بہت کچھ کارہائے نمایاں سرانجام دینے کی گنجائش ہے۔ ایک ایسا سوشل اور اقتصادی ماحول تیار کرنے میں انہیں بھی اپنا پارٹ ادا کرنا ہے کہ جس میں اسلامی اصولِ اقتصادیات کو بآسانی سمویا جا سکے۔ اسلام سود کے خلاف ہے برخلاف اسکے موجودہ زمانے کے اقتصادی نظام میں سود کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اسی طرح اور بہت سے ایسے مسائل ہیں کہ جو اسلامی تعلیمات سے ٹکراتے ہیں۔ اب یہ ماہرین اقتصادیات کا ہی کام ہے کہ وہ اس بارے میں تحقیقات کر کے معلوم کریں۔ کہ کیونکر وہ حالات پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ کہ جن کی مدد سے اس زمانے میں اسلامی اصولوں کو کامیابی کے ساتھ رائج کیا جا سکتا ہے

دنیا میں کمیونزم کے بڑھتے ہوئے سیلاب کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا اگر ہم کمیونزم کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے نظام کو سماجی ناانصافیوں سے جلد سے جلد پاک کرنے کی فکر کرنی چاہیئے۔ ہم پاکستان میں اس بات کا سہارا لے رہے ہیں کہ لوگ اسلام اور اسکی تعلیمات پر پورا پورا ایمان رکھتے ہیں۔ اسلام بے شک کمیونسٹ خیالات وعقائد کے خلاف ہے۔ لیکن ہمیں اسلام کی بنیادوں کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کے لئے اپنی تجاویز اور سکیموں کو جامۂ عمل پہنانے میں تاخیر سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ (اسٹاف رپورٹر)

لندن ۲۸ اپریل۔ اعلان کیا گیا ہے کہ جنوبی افریقہ کے سفیر غیر معمولی مسٹر چارلس لوائڈ اس سال اوائل موسم گرما میں مصر جائیں گے۔ ابھی تک کوئی تاریخ طے نہیں ہوئی ہے۔ لیکن ان کا یہ دورہ افریقہ کے خیر سگالی کے دورہ کا ایک حصہ ہوگا

بین الاقوامی زراعتی کانفرنس

نیویارک ۲۸ اپریل۔ اپنی تاریخ میں پہلی بار اس سال کناڈا دنیا کے کسانوں کی ایک کانفرنس کا میزبان ہوگا۔ برطانیہ اور امریکہ سمیت کوئی ۳۰ ملک کسانوں کی بین الاقوامی فیڈریشن کی تیسری سالانہ کانفرنس میں اپنے نمائندے روانہ کریں گے۔ یہ کانفرنس ۱۶ مئی کو منعقد ہوگی اس کانفرنس کی میزبان انجمن کناڈا کی زراعتی فیڈریشن ہوگی اسکے صدر بین الاقوامی انجمن کے تیسرے نائب صدر ہیں۔ بین الاقوامی انجمن کے صدر کانفرنس کی صدارت کریں گے اور کناڈا کے وزیر زراعت افتتاحی تقریر کریں گے دو روز کے اجلاس کے بعد کانفرنس کمیٹیوں میں منقسم ہو جائیگی۔ جو دنیا کے زراعتی اور غذائی مسائل پر غور کریں گی۔ ان کمیٹیوں کی رپورٹ کانفرنس کے سامنے پیش کی جائیگی۔ (اسٹار)

یہودی شامی مذاکرات میں تعطل

تل ابیب ۲۸ اپریل یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اسرائیل اور شام کی سرحد پر یہودیوں اور شام کے درمیان عارضی صلح کے مذاکرات میں تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ جمود ۵ گھنٹے کے اجلاس کے بعد ظہور پذیر ہوا۔ جمعہ کے روز مزید گفت و شنید ہوگی ایک ترجمان نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اسرائیل اپنے مطالبات سے نہ ہٹے گا۔ اسکی وجہ سے معاہدہ کے مطالبات اچھے نہیں ہیں۔ (اسٹار)

عرب لیگ کا منشور اور عرب حکومتیں

بغداد ۲۸ اپریل۔ اسٹار کے ساتھ ایک انٹرویو میں عراقی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے اس امر پر اظہار خیال کیا۔ کہ عرب ممالک کے درمیان باہمی سمجھوتے عرب لیگ کے منشور کے خلاف ہیں۔

انہوں نے کہا کہ منشور میں اس قسم کی کوئی دفعہ نہیں ہے۔ جو اس قسم کے سمجھوتے ممنوع قرار دیتی ہو۔ انہوں نے بتایا کہ ابھی چند دن ہوئے دوسرے رکن ممالک کی اطلاع کے بغیر مصر اور شرق اردن میں سمجھوتہ ہوا تھا۔ عراق نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا اور نہ وہ اسکو منشور کی خلاف ورزی سمجھتا ہے۔ اس قسم کے اور بہت سے سمجھوتے لیگ کی اطلاع کے بغیر ہوئے ہیں (اسٹار)

شنگھائی کا شہر تیزی سے خالی کیا جا رہا ہے

غیر ملکی باشندوں کی پریشانی

شنگھائی ۲۸ اپریل۔ آنے والے حملہ کے خلاف قوم پرست بہت تیزی سے اپنے دفاع کو مضبوط کر رہے ہیں۔ جبکہ لاکھوں چینی شنگھائی سے جنوب کی جانب بھاگ رہے ہیں فوجی مبصروں کا خیال ہے کہ جنگ شروع ہونے سے قبل بہت کم وقفہ ملے گا۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں کمیونسٹوں نے شنگھائی کی جانب بڑھنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ اس وقفہ کی وجہ سے شنگھائی میں ہراس کسی قدر کم ہو گیا ہے۔ اگرچہ لوگ شہر کو برابر چھوڑ چھوڑ کر جا رہے ہیں کمیونسٹوں کا امیتھسٹ کے حادثہ کی بناء پر برطانیہ سے تلافی کا مطالبہ کرنے کی وجہ سے غیر ملکی باشندوں کو بہت حیرانی و پریشانی ہوتی ہے اور اسکی وجہ سے ان کی رودنگی میں عجلت پیدا ہو جائے گی۔

آج شنگھائی کی چینی آبادی پرسکون رہی۔ لیکن وہ آنے والی گڑبڑ کے لئے برابر تیاریاں کر رہی تھی۔ اور چاول اور غلہ کے ذخائر جمع کر رہی تھی اور مضافات سے منتقل ہو کر شہر پہنچ رہی تھی۔ نوٹوں کی چھپائی نہ ہو سکنے اور بینک کا قرضہ واپس لے لئے جانے کی وجہ سے نقد روپیہ کی انتہائی کمی ہو رہی تھی۔

چین کے فوجی حکام تمام جہازوں پر قبضہ کرنے اور ایک جہاز پناہ گزینوں کے لئے مخصوص کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

اولمپک میں کھیلوں کی تعداد کم کرنے کی کوشش

روم ۲۸ اپریل۔ آئندہ اولمپک کھیلوں میں کھیلوں کی تعداد کم کرنے کی ایک تجویز پر اولمپک کمیٹی یہاں اپنے اجلاس میں غور کر رہی ہے۔ بعض نمائندوں کا خیال ہے کہ لندن میں گذشتہ اولمپک بہت طویل عرصہ تک جاری رہا۔ اور اس میں حصہ لینے والی قوموں اور کھلاڑیوں کی تعداد کم ہونے کی بجائے بڑھنے ہی کا امکان ہے۔ موجودہ اجلاس میں کوئی فیصلہ نہیں کیا جائیگا لیکن ہر نمائندہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اسکی جانب اپنی قومی اولمپک فیڈریشن کی توجہ منعطف کرائے گا۔

۲۸ ایک جنوبی افریقی ترجمان نے بتایا کہ ہیوارٹ یہ معلوم کرنے کے لئے رابطہ پیدا کر رہے ہیں۔ کہ براعظم کے دوسرے ممالک کے ساتھ جنوبی افریقہ کے تعلقات کس طرح بہتر مستحکم اور زیادہ عملی بنائے جا سکتے ہیں۔ (اسٹار)